وعدہ وفائی اور وفاداری ایک اسلامی خصلت اور شریفانہ عادت ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْأَوْفِيَاءَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَتْقِيَاءِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: (إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)(١).

میرے مؤمن بھائیو! عزیز دوستو! اسلام میں وعدہ وفائی اور وفاداری کی بہت زیادہ اہمیت ہے بھلائی کو یاد رکھنا اور اس کا بدلہ دینا بہت نیک کام ہے اللہ جَلَّ جَلَالُهُ وفادار بندوں سے محبت فرماتا ہے بلاشبہ وفادار بندے اخلاق میں سب سے کریم اپنے کردار میں انتہائی شریف اور مقام ومرتبہ میں بہت بلند ہوتے ہیں، وفادار بندے احسان والوں کے احسان کی قدر کرتے ہیں اور بھلائی والوں کی بھلائی یاد رکھتے ہیں، وہ بے وفائی اور خیانت نہیں کرتے، وہ شرافت اور مروت کے خوگر ہوتے ہیں، ایسے بندے اللہ جَلَّ جَلَالُهُ اور اس کے رسول ﷺ کی تعریف کے مستحق قرار دیے گئے ہیں چنانچہ باری تعالی نے اس طرح ان کی خوبی بیان فرمائی ہے: (وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ)[٢]. اور جولوگ اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیں، اور تنگی اور تکلیف میں نیز جنگ کے وقت صبر و استقلال کے خوگر ہوں ایسے ہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں،اور نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں وفاداروں کی تعریف کی ہے: «أُولَئِكَ خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ»[٣]. وعدہ وفا کرنے والے اور پاکیزہ اخلاق والے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے اچھے بندے ہوں گے، بلاشبہ محسن اور وفادار بندوں کیلئے بلند مقام ہے اور ان کے ربّ کے پاس ان کیلئے عظیم اجر ہے اللہ رب العزت کا فرمان ہے: (هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ)[٤]. بھلا احسان کا بدلہ بجز احسان کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے

وفاداری کرنے والو! اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ وفاداری کرنے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، وفاداری میں ان کے کارنامے لازوال ہیں اور تاریخ کے صفحات ان کے عہد و پیمان سے روشن ہیں چنانچہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالی کی اس طرح تعریف فرمائی (وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى)[٥]. اور ابراہیم جنھوں نے مکمل وفا داری کی، سارے انبیاء کرام علیہم السلام کی یہی شان تھی چنانچہ وہ حضرات اپنے رب کریم اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکمل وفادار تھے اسی طرح اپنے

ملک کے ساتھ بلکہ تمام لوگوں کے ساتھ وفاداری کرنے والے تھے ہمارے نبی ہمارے حبیبﷺ میں احسان وفاداری کی صفت بدرجۂ اتم موجود تھی کسی شاعر نے کہا ہے (٦):

فَمَا حَمَلَتْ مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ رَحْلِهَا　　أَبَرَّ وَأَوْفَى ذِمّةً مِنْ مُحَمَّدِ

کسی اونٹنی نے اپنے کجاوے پر کسی ایسے شخص کو سوار نہیں کیا جو محمد مصطفیٰﷺ سے زیادہ وفادار اور عہد و پیمان کو پورا کرنے والا ہو

وہ بیٹے بھی سب سے زیادہ وفادار لوگوں میں شامل ہیں جو اپنے والدین سے وفاداری کرتے ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں والدین کی قربانیوں کی قدردانی کرتے ہیں ان کیلئے ظاہر و باطن میں دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں: (أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ)(٧). یہ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کیا کر، پس جو شخص ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور وفاداری کرتا ہے اس کیلئے رضائے الٰہی اور مخلوق کی محبت کی خوشخبری ہے اور جو شخص اپنے والدین کے ساتھ بے وفائی کرتا ہے اور ان کے حقوق ضائع کرتا ہے ایسا شخص دوسروں کے حقوق کو بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہوتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ والدین کے ساتھ بے وفائی کرنے والے سے کسی وفاداری کی امید نہیں رکھنی چاہیے، سب سے بہتر اور افضل وفاداروں میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ محبت اور وفاداری کرتے ہیں اور

اس سلسلے میں وہ نبی اکرم ﷺ کے اسوہ پر عمل کرتے ہیں چنانچہ نبی رحمۃ للعلمین ﷺ اپنی زوجۂ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ساتھ انتہائی وفادار تھے آپ ﷺ ان کی تعریف فرمایا کرتے ان کی خوبیوں کا اعتراف فرماتے اور ان کی خدمات اور احسانات کا یوں تذکرہ فرمایا کرتے: «قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ»(٨)..وہ میری رسالت پر اس وقت ایمان لائیں جبکہ لوگوں نے مجھے جھٹلادیا تھا اور اس وقت اپنے مال سے میری دلداری کی جبکہ لوگوں نے مجھے محروم کردیا تھا یہ ہے اہل وعیال کے ساتھ اسوۂ نبوی: مگر آج کل بہت سے شوہروں کا حال اس سے مختلف ہے وہ اپنی بیوی کی خوبیوں کو فراموش کر بیٹھتے ہیں اوران کی خدمت اور قربانی کا اعتراف نہیں کرتے اسی طرح بہت سی بیویاں اپنے شوہروں کے فضل واحسان کو بھول بیٹھتی ہیں اس کے حسن سلوک سے گویا انجان بن جاتی ہیں اس کی الفت ومحبت کا انکار کربیٹھتی ہیں، اور انسیت اور پیار بھرے لمحات کو بھول جاتی ہیں باری تعالٰی نے اس سے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ)(٩). اور آپسی فضل واحسان کو مت بھلا بیٹھو

اللہ کے نیک بندو! ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ وفاداری کرنی چاہیے، کتنے ہی قیمتی لمحات اور حسین یادیں دوستوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں لہذا ہمیں دوستی کا حق

ادا کرنا چاہیے جیسا کہ نبی کریم ﷺ اپنے مخلص دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ساتھ وفادار تھے آپ ﷺ انکی خدمات اور احسانات کا برابر تذکرہ کرتے اور فرمایا کرتے
: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ»[١٠]. مال ودولت اور
محبت ورفاقت میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے ، اور یقیناً وہ شخص بہت
سچا بڑا وفادار مخلص پاکباز اور امانت دار ہے جو اپنے وطن کی ان ذمّہ داریوں کو پورا
کرتا ہے جن کا اللہ جَلّ جلالہٗ سے اس نے عہد کر رکھا ہے پس جاں نثاری کے ساتھ وہ وطن
کی خدمت کرتا ہے سرزمین طن کی حفاظت اور اس کے دفاع میں قیمتی سے قیمتی نعمت
نچھاور کردیتا ہے وطن کی ترقی اور خوشحالی کی کوشش کرتا ہے اور اس کی پائیداری برقرار
رکھنے میں قربانی پیش کرتا ہے اور ملک کے بانیوں کی روایات واقدار کی پاسداری کرتا
ہے اور اپنی قیادت کا وفادار رہتا ہے ، انہیں رہنماؤں کے مدرسے سے ہمیں وفاداری
کا سبق ملتا ہے اور انہیں کے چشمے سے ہم سیراب ہوتے ہیں اور عطاء وکرم کے معانی
حاصل کرتے ہیں ، پس لازم ہے کہ ہم اس ملک کے بانی حضرات اور اپنے قائدین
کیلئے مخلص رہیں ، ان کیلئے صبح وشام اخلاص سے دعا کریں ان کا شکریہ ادا کرتے رہیں اور
ہم نے ان سے جاں نثاری اور وفاداری کا جو پیمان کیا ہے اس کی پاسداری کرتے رہیں

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے «لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ»[١١] جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں ادا کر سکتا

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

اللہ کے نیک بندو! مشکلات اور مصائب کے وقت وفاداروں کی پوزیشن واضح ہوتی ہے اوران کے کارنامے کھل کر سامنے آتے ہیں بلاشبہ متحدہ عرب امارات کا عطاءوکرم ہر ایک تک دراز ہے امارات کے احسان کا بادل کبھی نہیں چھٹتا اور اس کے کرم کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا وہ اپنے انداز میں جاری ہے اور برابر آگے بڑھ رہا ہے حاسدین اس کی سخاوت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ شک میں ڈالنے والے اس کی کوششوں کو روک سکتے ہیں وہ مصیبت زدہ لوگوں کی پکار سنتا ہے متاثرین کی فریاد پر دل سے جواب دیتا ہے اوردل کھول کر ان کی امداد کرتا ہے امارات کے بانی شیخ زاید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت اوران کی روایت اسے سخاوت وکرم پر آمادہ کرتی ہے اوریہاں کا انسانی ضمیر اسے مریضوں کے علاج پر ابھارتا ہے اور بھوکوں کو کھلانے اور محتاجوں کی غمخواری پر آمادہ کرتا ہے وہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہے: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ»(١٢). **میرے دوستو!**: (الْإِمَارَاتُ مَعَكِ يَا لُبْنَانُ) نامی مہم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے یعنی اے لُبنان! امارات تمھارے ساتھ ہے، اس مہم کا آغاز صدر مملکت شیخ محمد بن زاید حفظہ اللہ نے کیا ہے جس کا مقصد لبنانی عوام کے ساتھ

ہمدردی کرنا ہے اُنہیں بھر پور انسانی امداد پہونچانا ہے اور ان کی تکلیف دور کرنے کیلئے ضرورت کا سامان فراہم کرنا ہے

احسان اور وفاداری کرنے والو! جلد از جلد اس امدادی مہم میں حصہ لو دل کھول کر امداد کرو کیونکہ آفات و مصائب سے لوگوں کو بچانا درجات کی بلندی اور بلاؤں کے درو ہونے کا سبب ہے یہ حفاظت کا انتہائی اہم ذریعہ ہے جسے باری تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: (أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ)(١٣). یا کھانا کھلانا ہے فاقہ کے دن میں، یااللہ !وفاداری کو ہماری خصلت بنادے ہم سب کو امانتوں کی حفاظت کرنے والا اور مُعاہَدوں کی پاسداری کرنے والا بنادے*** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. وَاجْعَلِ الْوَفَاءَ شِيمَتَنَا، وَحِفْظَ الْجَمِيلِ خُلُقَنَا، مُخْلِصِينَ دَوْمًا لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ، أَوْفِيَاءَ دَائِمًا لِرَئِيسِهَا وَحُكَّامِهَا، مُحَافِظِينَ عَلَى أَمَانَاتِنَا، رَاعِينَ لِعُهُودِنَا.

اللَّهُمَّ أَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَى دَوْلَتِنَا، وَأَتِمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَوَسِّعْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ

مُحمَّد بن زايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِك وَغُفْرَانِك. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)(١٤). عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) النحل: ١٢٨.

(٢) البقرة: ١٧٧.

(٣) أحمد: ٢٦٣١٢.

(٤) الرحمن: ٦٠.

(٥) النجم: ٣٧.

(٦) جمهرة أشعار العرب: (ص٤٠) والبيت ينسب إلى حسان بن ثابت، وإلى الحطيئة وإلى ابن هبيرة وغيرهم.

(٧) لقمان: ١٤.

(٨) أحمد: ٢٥٦٠٦.

(٩) البقرة: ٢٣٧.

(١٠) متفق عليه.

(١١) أبو داود: ٤٨١١ والترمذي: ١٩٥٤.

(١٢) المعجم الصغير للطبراني: ٨٦١.

(١٣) البلد: ١٤.

(١٤) البقرة: ٢٠١.